یہ رسالہ فتاوٰی رضویہ میں نہیں ہے۔

الهداية المباركة فى خلق الملٰئكة

١٣١١ھ

فرشتوں کی پیدائش
اور
موت کا بیان

مصنف

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلی حضرت

الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

((متوفی سنہ ١٣٤٠ھ))

تحقیق وتخریج وتحشیہ مع ترجمہ عربی عبارات

محمد مزمل رضا قادری عطاری

متعلم جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ لاہور۔

نظر ثانی: مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مد ظلہ العالی

مکتبہ بہار شریعت، دربار مارکیٹ، لاہور

فون: 03224304109

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

نام کتاب............**الهداية المباركة فی خلق الملٰئکة**

مصنف............امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت **الشاہ امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن

تحقیق وتخریج وتحشیہ مع ترجمہ عربی عبارات........**محمد مزمل رضا قادری عطاری**
متعلم جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ لاہور۔

نظر ثانی............**مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی** سلمہ الغنی

ناشر............**مکتبہ بہار شریعت**

صفحات............48

قیمت............40

اشاعتِ اول............ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق مارچ 2011ء

اشاعتِ ثالث............ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ بمطابق مارچ 2012ء

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ فیضانِ مدینہ، فیصل آباد
☆ مکتبہ اہلِ سنت، فیصل آباد
☆ مکتبہ غوثیہ عطاریہ، اوکاڑہ
☆ مکتبہ شمس وقمر، بھاٹی گیٹ، لاہور
☆ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی

❀❀ .... فہرست .... ❀❀

پہلے اسے پڑھیے

اس رسالہ میں کیئے گئے کام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆اس رسالہ میں دوحاشیوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔درمیان والا حاشیہ اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ہے جس کے آخر میں ۱۲منہ لکھا ہے۔اس کی پہچان کے لئے متن اورحاشیے میں سٹار☆ لگایا ہے۔اور نیچے والا حاشیہ راقم کی جانب سے ہے جس کی پہچان کے لیے متن اورحاشیے میں (1)،(2)،(3)الخ لکھ دیا ہے۔

☆رضا اکیڈمی بمبئ کے نسخے میں عبدالمبین نعمانی صاحب کے چند حواشی موجود تھے مشکل الفاظ کے معانی کے علاوہ 4 حاشیے تھے ان کو برقرار رکھا گیا ہے اور پہچان کے لئے آخر میں (نعمانی) لکھ دیا ہے۔

☆جن آیات ،احادیث اور عربی عبارات کا ترجمہ موجود نہیں تھا نیچے والے حاشیہ میں ان کے ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔اور اگر کہیں متن میں ترجمہ کیا ہے تو پہچان کے لئے آخر میں (مترجم) لکھ دیا ہے۔

☆آیات قرآنیہ،احایث مبارکہ اور بطور حوالہ پیش کی جانے والی دیگر عبارات کی حتی المقدور تخریج کردی ہے۔

☆بعض جگہ مشکل الفاظ کے معانی متن ہی میں لکھ دیئے ہیں اوران کو اصل تحریر سے ممتاز کرنے کے لئے ہلالین ( ) میں درج کیا ہے۔

☆چند مقامات پر مفید ودلچسپ حواشی کا اضافہ بھی کیا ہے۔

☆اس رسالے پر کام کے دوران اگر چہ ہمیں چند دیگر نسخے بھی دستیاب تھے لیکن اس نسخے کی تیاری میں درج ذیل 2 نسخوں کو ہی معیار بنایا گیا ہے۔

(۱)مطبوعہ رضا اکیڈمی ۲۶ کامبیکر سٹریٹ بمبئ نمبر ۳

(۲) مطبوعہ مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار، راولپنڈی

کیونکہ باقی نسخوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی اصل بھی یہی 2 نسخے ہیں۔

چونکہ مذکورہ دونوں نسخوں میں کئی جگہ عبارت مختلف تھی اس لئے ان میں سے جو عبارت زیادہ مناسب محسوس ہوئی اسے متن میں درج کر دیا ہے اور اختلافِ نسخ کو واضح کرتے ہوئے دوسرے نسخے کی عبارت اس کے تحت حاشیہ میں نقل کر دی ہے۔

☆ رضا اکیڈمی بمبئی کے نسخے کے آخر میں لکھا ہے: ''وہ غلطیاں درست کر دی گئی ہیں جن میں اصل کی حاجت نہ تھی اصل چونکہ ہمیں نہیں مل سکتی ہے لہٰذا ہم ان رسائل کی قابل اطمینان صحت نہ کر سکے، افسوس != منقول از نسخہ: مطبوعہ باہتمام مولانا مولوی حسنین رضا خان صاحب مدظلہ العالی، بار اول مطبوعہ ۸۔۲۶/۳ مطبع حسنی سوداگراں۔ بریلی''

اصل تو ہمیں بھی دستیاب نہیں ہو سکتی تھی لیکن الحمد اللہ اس نسخے میں کافی حد تک تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے وہ یوں کہ جو عبارات منقولی تھیں ان کی تصحیح اصل ماخذ سے کی ہے اور حاشیہ میں وضاحت کر دی ہے کہ مذکورہ دونوں نسخوں میں عبارت یہ" ... '' تھی لیکن درست عبارت وہ ہے جو متن میں مذکور ہے نیز وہ عبارات جو منقولی نہیں تھیں سیاق وسباق کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند جگہ ان میں بھی تبدیلی کی ہے اور حاشیہ میں نشاندہی کر دی ہے۔

☆ مذکورہ دونوں نسخوں میں کئی جگہ کتابت کی غلطیاں بھی تھیں متن میں تصحیح کر کے حاشیہ میں ان کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔

محمد مزمل رضا عطاری

الهداية المبارکة فی خلق الملائکة
۱۳۱۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ: از کلکتہ دھرم تلہ نمبر ۶،

مرسلہ: جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب [1] ۷ رجب المرجب ۱۳۱۱ ہجری

(1) حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاذ بھی تھے کہ حضرت قدس سرہ نے ابتدائی تعلیم مرزا صاحب سے کچھ دن حاصل کی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد بھی تھے کہ بعض کتب درسیہ غالباً ہدایہ وغیرہ انہوں نے حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔

نوٹ: یہاں مرزا غلام قادر بیگ صاحب سے مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر قادیانی ولد مرزا غلام مرتضیٰ قادیانی مراد نہیں ہے، جیسا کہ بدمذہبوں نے مشہور کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ ۱۳۰۱ھ بمطابق 1883ء میں فوت ہو گیا تھا۔ (مطرقۃ الحدید، مولوی یحییٰ گوندلوی)

جبکہ اعلیٰ حضرت کے استاذ محترم مرزا غلام قادر بیگ صاحب بن حکیم مرزا حسن جان بیگ لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش یکم محرم ۱۲۴۳ھ بمطابق 1827ء کی ہے اور سن وفات یکم محرم ۱۳۳۶ھ بمطابق 18 اکتوبر 1917ء ہے۔

(از مرزا عبد الوحید بیگ نبیرۂ مولانا غلام قادر بیگ، ماہنامہ نئی دنیا، شمارہ جون 1988ء)

مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے پاس ایک استفتاء بھیجا، جس کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے ۱۳۰۵ھ میں تاریخی نام سے ایک رسالہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین (۱۳۰۵ھ)" لکھا۔ اور یہ رسالہ "الھدایۃ المبارکۃ فی خلق الملئکۃ" بھی اعلیٰ حضرت نے تاریخی نام کے ساتھ ۱۳۱۱ھ میں ان ہی کے سوال کے جواب میں لکھا تھا۔ مزید یہ کہ فتاویٰ رضویہ ((مخرجہ) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور) میں 28 استفتاء ایسے موجود ہیں جو مرزا غلام قادر بیگ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳۰۱ھ کے بعد سے ۱۳۳۶ھ کے دوران اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو ارسال کئے ہیں۔ وہ استفتاء درج ذیل مقامات پر موجود ہیں: جلد 1 (ب)، صفحہ (1071) جلد 4، صفحہ (381)، (396)، (464)۔ جلد 5، صفحہ (132)۔ جلد 6، صفحہ (29)، (46)، (253)،

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ملائکہ (2) کیونکر (کس طرح) پیدا ہوتے ہیں اور موت ان کو مثلِ انسان لاحق ہوتی رہتی ہے یا جس وقت سب مخلوق فنا ہوگی اس وقت فنا ہوں گے؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو اجر دیئے جاؤ گے۔ ت)

=(407)،(422)۔ جلد 7، صفحہ (40)،(54)،(58)،(209)،(257)۔(269)،(274)، (300)،(400)۔ جلد 8 صفحہ (287)،(303)،(344)۔ جلد 10، صفحہ (383)۔ جلد 18، صفحہ (212)۔ جلد 22، صفحہ (111)،(152)،(155)۔ جلد 25، صفحہ (98)۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو شخص 1301ھ میں فوت ہو چکا ہو پھر دوبارہ 1305ھ میں زندہ ہو جائے اور 1336ھ تک کئی سال فتوے طلب کرے؟ نیز مرزا قادیانی کے بھائی مرزا غلام قادر قادیانی کو اعلیٰ حضرت کا استاذ قرار دینا اس وجہ سے بھی غلط ہے کہ وہ کوئی مولوی آدمی نہیں تھا بلکہ دینانگر ضلع گورداسپور کا معزول تھانیدار تھا۔

(سیرت المہدی، مؤلفہ مرزا بشیر الدین بن غلام احمد قادیانی، حصہ اول، ص ۱۳۵،۱۳۴، مطبوعہ قادیان 1935ء ☆ رئیس قادیان، از محمد رفیق دلاوری، ص ۳۱، ۳۵، مطبوعہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان۔)

(مع اضافہ ماخوذ از معارفِ رضا، سالنامہ 2008ء، امام احمد رضا پر اعتراضات کے جوابات از خلیل احمد رانا، ص ۱۱۷)

(2) ملائکۃ، مَلَک یا مَلاک کی جمع ہے بمعنیٰ فرشتہ (المنجد)

اور "کتاب التعریفات" میں ہے الملک: جسم لطیف نورانی یتشکل باشکال مختلفة، یعنی ملک (فرشتہ) وہ لطیف جسم نوری ہے کہ مختلف شکلیں بننے پر قادر ہوتا ہے۔

(کتاب التعریفات للشریف الجرجانی، ص 160، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: فرشتے اجسامِ نوری ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، وہی کرتے ہیں جو حکمِ الٰہی ہے، خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، نہ قصداً، نہ سہواً، نہ خطأً، یہ اللہ کے معصوم بندے ہیں، ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں، ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں مثلاً وحی پہنچانا، پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہنچانا، انسان کی دشمن سے حفاظت کرنا، نامۂ اعمال لکھنا، دربارِ رسالت میں حاضر ہونا، سرکار میں مسلمانوں کا صلاۃ وسلام پہنچانا، مردوں سے سوال کرنا، روح قبض کرنا، عذاب کرنا، صور پھونکنا وغیرہم۔ چار فرشتے بہت مشہور ہیں: جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔ فرشتوں کو قدیم ماننا یا انہیں خالق جاننا کفر ہے نیز =

الجواب

بیہقی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''جب اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی اولاد کو بنایا، ملائکہ نے عرض کیا[3]: الٰہی! تو نے انہیں پیدا کیا، کھاتے ہیں، پیتے ہیں، جماع کرتے ہیں، سوار ہوتے ہیں تو ان کے لئے دنیا کر اور ہمارے لئے آخرت[4]، رب عزوجل نے فرمایا((لا اجعل من خلقته بیدی ونفخت فیه من روحی کمن قلت له کن فکان)) میں نہ کروں گا اسے جس کو میں نے اپنے ہاتھ (یعنی دستِ قدرت) سے بنایا اور اپنی روح اس میں پھونکی اس کے مثل جسے میں نے فرمایا ''ہو'' سو وہ ہو گیا۔[5]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ملائکہ کی پیدائش آدمیوں کی طرح بتدریج (درجہ بدرجہ) نہیں کہ مٹی خمیر ہوا کی پھر تصویر بنی پھر روح ڈالی گئی یا پہلے نطفہ تھا پھر خون کی بوند، پھر گوشت کا ٹکڑا، پھر اعضاء کی کلیاں پھوٹیں، پھر صورت بنی، پھر روح پڑی، بلکہ وہ (ملائکہ) کلمۂ ''کن'' سے پیدا کئے گئے۔

۲۔ حضورِ اقدس صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامه علیه وعلی آله فرماتے ہیں((خلقت الملائکة من نور وخلق الجانّ من نار وخلق آدم مما وصف لکم)) ملائکہ نور سے بنائے گئے اور جن آگ کے لوکے (شعلے) سے[6] جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم

=فرشتوں کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں اور کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔ (ملتقطاً بہارِ شریعت حصہ 1 صفحہ 90 تا 96 مکتبۃ المدینہ کراچی)

(3) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''ملائکہ نے عرض کی'' (ص2)

(4) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ہے ''تو ان کے لئے دنیا کر، ہمارے لئے آخرت'' (ص3)

(5) شعب الایمان، فصل فی معرفۃ الملٰئکۃ، حدیث ۱۴۹، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱/۱۷۰

(6) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''آگ کی لو کے سے'' (ص3)

اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی، (7)یعنی سیاہ وسفید (8) وسرخ مٹی سے۔

کما عند ابن سعد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھذا رواہ الامام احمد (9) ومسلم عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا (10)

۳۔ عبدالرزاق اپنے مصنف میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((یاجابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ (الی قولہ) فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذالك النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الرابع اربعۃ اجزاء فخلق من الاول حملۃ العرش (11) ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکۃ)) الحدیث۔ اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا، پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے کئے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، (12)تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے ٹکڑے

(7) مسند احمد، رقم ۲۵۲۴۸، ج۶، ص ۱۷۱، نشر السنۃ بوہڑ گیٹ، ملتان

☆ صحیح مسلم، باب فی احادیث متفرقۃ، ج۲، ص ۴۱۳، قدیمی کتب خانہ، کراچی

☆ فتاوی حدیثیہ، مطلب اول ما خلق اللہ اربعۃ ...الخ، ص۸۷، قدیمی کتب خانہ، کراچی

واللفظ "خلقت الملائکۃ من نور وخلقت الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم"

(8) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "یعنی سیاہ و سپید" (ص3)

(9) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "رواہ امام احمد" (ص3)

(10) ترجمہ: جیسا کہ ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے جسے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو امام احمد ومسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(11) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "من الاول العرش" غلط لکھا ہے۔ (ص5)

(12) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "دوسرے لوح" (ص4)

کے چار حصے کئے، پہلے سے ملائکہ حاملانِ عرش،(13) دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کئے۔(14)

(13) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں حاملین عرش کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ویحمل عرش ربك فوقهم یومئذ ثمٰنیة٥﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔(پ ۲۹، سورۃ الحاقة، آیت ۱۷) شہر بن حوشب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے "سبحانك اللهم وبحمدك لك الحمد علی حلمك بعد علمك" اور چار کی یہ ہے "سبحانك اللهم وبحمدك لك الحمد علی عفوك بعد قدرتك" (تفسیر خزائن العرفان، ص ۸۴۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور) صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ حاملین عرش آج کل چار ہیں روز قیامت ان کی تائید کے لئے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہو جائیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ ہی جانے۔

(خزائن العرفان، ص ۱۰۱۲، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرش برداروں کے پاؤں سب سے نچلی زمین میں ہیں اور ان کے سر عرش میں ہیں یہ اسی حالت میں جھکے ہوئے ہیں اور (نور کی شعاعوں کی وجہ سے) اپنی نظر نہیں اٹھا سکتے یہ ساتویں آسمان والوں سے زیادہ خوف الٰہی رکھتے ہیں، ساتویں آسمان والے اس سے نچلے آسمان والوں سے زیادہ اور جو اس سے نیچے ہیں وہ اپنے سے نیچے والوں سے زیادہ خوف الٰہی رکھتے ہیں۔ (الحبائك فی اخبار الملائك للسیوطی (مترجم) ص ۱۸۰، پروگریسو بکس، لاہور)

(14) الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق، حدیث ۱۸، ص ۶۳، ۶۴، مؤسسة الشرف، لاہور

(یہ روایت فتاوی حدیثیہ صفحہ ۸۵، مواہب لدنیہ، جلد ۱، صفحہ ۷۱ اور سیرت حلبیہ، جلد ۱، صفحہ ۵۰ پر بھی ہے۔)

نوٹ: غیر مسلم قوتوں نے بین الاقوامی سازش کے تحت حدیث کے اہم مأخذ "مصنف عبد الرزاق" سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت، آپ کے اول مخلوق ہونے اور آپ کے بے سایہ ہونے کو بیان کرنے والی احادیث کو غائب کر دیا تھا۔ کئی علمائے اہلسنت اس کی تلاش میں خوب کوششیں کرتے رہے (جس کی تفصیل "مصنف عبد الرزاق کی پہلی جلد کے دس گمشدہ ابواب (مترجم)" مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور، کی ابتدا میں دیکھی جا سکتی ہے) آخر کار ایک افغانی تاجر کے =

٤ ۔ علامہ فاسی مطالع المسرات میں زیرِ قول ''دلائل التقدم من نور ضیائك''(15) ناقل ''قد قال الاشعری انه تعالیٰ نور لیس کالانوار والروح النبویة المقدسة لمعة من نوره والملائکة شرر تلك الانوار وقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ((اوّل ما خلق الله نوری و من نوری خلق کل شیی))یعنی امام اشعری فرماتے ہیں ''اللہ عزّ وجل نور ہے نہ مثل اور انوار کے، اور روحِ پاک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم(16) اس کے نور سے ایک چمک ہے، اور فرشتے ان (سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور کے شرارے ہیں، حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا کی۔(17)

٥ ۔ ابوالشیخ نے عکرمہ سے روایت کی انہوں نے کہا ((خلقت الملائکة من نور العزة)) فرشتے نورِ عزت سے بنائے گئے۔(18)

= پاس مصنف عبد الرزاق کا ایک مخطوطہ ملا جس میں یہ دس گمشدہ ابواب موجود تھے۔ حاجی محمد رفیق صاحب برکاتی نے اپنے پیر و مرشد ڈاکٹر سید محمد امین میاں دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین مارہرہ شریف کے ارشاد پر اس افغانی تاجر سے مصنف عبد الرزاق کے مخطوطے کی 2 جلدیں 4 لاکھ روپے میں خرید لیں پھر ڈاکٹر عیسیٰ ابن عبد اللہ مانع حمیری، سابق ڈائریکٹر محکمہ اوقاف، دبئی، نے مصنف کے دس گمشدہ ابواب پر فاضلانہ حواشی لکھے اور مقدمہ سپردِ قلم کر کے اس حصے کو بیروت سے چھپوادیا ہے۔

اس کے بعد پاکستان میں بھی یہ حصہ چھپ چکا ہے مؤسسۃ الشرف، لاہور نے اسے طبع کیا ہے اور شرفِ ملت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کا اُردو ترجمہ کر کے مکتبہ قادریہ لاہور سے چھپوادیا ہے۔

(15) ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کے تقدم کے دلائل۔

(16) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''صلی اللہ علیہ وسلم'' (ص 4)

(17) مطالع المسرات، ص ۲۷، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

(18) کتاب العظمة، ذکر خلق الملائکة و کثرة عددهم، رقم 313، ص 118، دار الکتب العلمیه، بیروت. (ولفظه: خلق الملائکة من نور العزة)

٦ ـ وہی (ابوالشیخ) یزید بن رومان سے راوی کہ انھیں خبر پہنچی ((ان الملائکة خلقت من روح الله[19])) کہ ملائکہ ربانی روح سے پیدا کئے گئے۔[20]

اقول (میں کہتا ہوں) غالبًا اس احتمال کی شرح وہ ہے جو امیر المومنین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی کہ ''روح ایک فرشتہ ہے[21] جس کے ستر ہزار سر ہیں، ہر سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار دہن (منہ)، ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان میں ستر ہزار لغت (بولیاں) ''یسبّح الله تعالیٰ بتلك اللغات كلها يخلق من كل تسبيحة ملك يطير مع الملائكة الى يوم القيامة'' وہ ان سب لغتوں (بولیوں) سے [م کہ ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ستر جگہ مہاسنکھ[22] ہوئے، جس کی کتابت

---

(19) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''ان الملائکة خلقت من نورالله'' اور رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ہے ''ان الملائکة روح خلقت من روح الله'' لکھا ہے جبکہ درست عبارت وہ ہے جو متن میں ہے۔

(20) کتاب العظمة، ذکر خلق الملائکة و کثرة عددهم، رقم 312، ص 118، دار الکتب العلمیه، بیروت

(21) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روح تخلیق کے اعتبار سے سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ اور حضرت ضحاک کی روایت میں ہے کہ اگر اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی وسیع ہو جائے۔ اور حضرت ابن عباس ہی سے مروی ہے کہ اس کے دس ہزار پر ہیں ان میں سے دو پروں میں مشرق و مغرب کے درمیان کا فاصلہ ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تالیف ''الحبائک من اخبار الملائک'' میں روح سے متعلق جو روایات نقل فرمائی ہیں ان سے درج ذیل (۲) اور قول سامنے آتے ہیں۔

۱ ـ روح اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، فرشتہ نہیں بلکہ فرشتوں کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہے جو شکل وصورت میں انسانوں کے مشابہ ہے یہ کھاتے پیتے ہیں اور ان کے ہاتھ، پاؤں اور سر ہیں، یہ فرشتوں کے محافظ ہیں اور حضرت عبد اللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ جن، انسان، فرشتے اور شیطان سب مل کر بھی (تعداد میں) روح کے دسویں حصے کو نہیں پہنچ سکتے۔

۲ ـ روح سے مراد روح الامین حضرت جبرئیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

(اختصاراً، الحبائك فی اخبار الملائك للسیوطی (مترجم)، صفحہ ۱۹۱)

(22) مہاسنکھ، گنتی کا سب سے بڑا اور اخیر درجہ۔ (فیروز اللغات)

یوں ہے کہ ۱۶۸۰۷۰ لکھ کر[23] دہنے ہاتھ کو بیس صفر لگا دیجئے۔ ۱۲ منہ] اللہ عزّ وجلّ کی تسبیح کرتا ہے ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کرے گا۔[24] ذکرہ الامام البدر محمود العینی فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری من کتاب التفسیر و الامام الرازی فی تفسیرہ الکبیر۔[25][26]

ثعلبی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں ''کہ روح ایک مَلَک (فرشتہ) عظیم ہے آسمان و زمین و جبال (پہاڑ) و ملائکہ سب سے[27]، اس کا مقام آسمانِ چہارم میں ہے "یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحة یخلق من کل تسبیحة مَلَك" ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے، ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے، یہ روح نامی فرشتہ روزِ قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف''۔[28] ذکرہ الامام البغوی فی المعالم تحت قولہ تعالیٰ ﴿یوم یقوم

(23) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "۱۶۸۰۷ لکھ کر" یہ غلط ہے۔ (ص5)

(24) عمدۃ القاری، کتاب التفسیر، باب ﴿ویسئلونك عن الروح﴾، جلد 19، صفحہ 47، مکتبہ حقانیہ، پشاور ☆ تفسیر کبیر، تحت الآیة ویسئلونك عن الروح، الجزء الحادی والعشرون، جلد 7، صفحہ 393، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور

(25) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "فی تفسیر الکبیر" (ص5)

(26) ترجمہ: اسے امام بدر محمود عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں ذکر کیا ہے۔

(27) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: روح تخلیق کے اعتبار سے سب فرشتوں سے بڑا ہے۔

اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ یہ سب فرشتوں سے بڑا ہے اگر اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی وسیع ہو جائے فرشتوں کی ساری مخلوق اس کی طرف دیکھتی ہے اور اس (کی عظمت) کی وجہ سے اپنی نظر اپنے سے بلند نہیں کرتی۔

(الحبائك من اخبار الملائك للسیوطی (مترجم)، ص ۱۹۱، پروگریسو بکس، لاہور)=

الروح والملائكة صفا﴾ [29] والامام العینی فی العمدة تحت قوله تعالیٰ

﴿ويسئلونك عن الروح﴾ [30][31]

٧۔ مروی ہوا ((ان فی السماء الدنیا وهی من ماء ودخان ملائكة خلقوا من ماء وريح عليهم ملك يقال له الرعد وهو ملك موكل بالسحاب والمطر)) آسمانِ دنیا میں کہ پانی اور دھوئیں کا بنا ہے، ملائکہ ہیں کہ آب وہوا سے بنائے گئے، ان کا افسر ایک فرشتہ رعد نامی ہے [32] جو ابر وباراں (بادل وبارش) پر مؤکل (مقرر کیا

=(28) معالم التنزیل، تحت الآیۃ یوم یقوم الروح، جلد ۴، صفحہ ۴۴۰، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان ☆ عمدۃ القاری، کتاب التفسیر، باب ﴿ ويسئلونك عن الروح ﴾، جلد 19، صفحہ 48، مکتبہ حقانیہ، پشاور

(29) پ ۳۰، سورۃ النبا، آیت ۳۸

(30) پ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۸۵

(31) ترجمہ: اسے امام بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿یوم یقوم الروح والملائكة صفا﴾ کے تحت اور امام عینی نے عمدۃ القاری میں اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ويسئلونك عن الروح﴾ کے تحت ذکر کیا ہے۔

(32) سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

اقبلت اليهود الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت :اخبرنا ما هذا الرعد؟ قال ''ملكة من ملائكة الله مؤكل بالسحاب بيده مخراق من نار يزجر به السحاب يسوقه حيث امره الله قالو فما هذا الصوت الذى نسمع ؟قال صوته قالوا صدقت ''

یہودی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں بتلائیے یہ رعد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے بادلوں کا نگران ہے اس کے ہاتھ میں آگ کا کوڑا ہے جس سے بادل کو تنبیہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جہاں کا حکم فرماتا ہے وہاں لے جاتا ہے۔ انہوں نے کہا تو یہ آواز کیا ہے جو ہم سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اس فرشتے کی آواز ہے۔ انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، ۲۹۴/۵ ۔ در منثور، ۵۰/۴ ۔ مسند امام احمد، ۲۷۴/۱)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: رعد فرشتہ ہے جو بادل کو تسبیح سے چلاتا ہے جس طرح اونٹوں کو گا کر ہنکانے والا ہنکاتا ہے۔ (در منثور، ۵۰/۴)=

گیا) ہے۔[33] ذکرہ الامام القسطلانی فی المواھب۔[34]

۸۔ سیّدی شیخ اکبر محی الملۃ والدین ابنِ عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں، ''اللہ عزّ وجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی (یعنی نور ظاہر فرمایا) پھر تاریکی بنائی، ظلمت پر اس نور کا پرتو (عکس) ڈالا اس سے عرش ظاہر ہوا، پھر اس ملے ہوئے نور سے کہ ضیائے صبح (صبح کی روشنی) کی مانند تھا[35] جس میں تاریکی شب مخلوط (رات کی تاریکی ملی) ہوتی ہے ان ملائکہ کو بنایا جو گردِ عرش ہیں پھر کرسی پیدا کی، اور اس میں اسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کئے''[36]۔ذکرہ فی الباب الثالث عشر من الفتوحات المکیۃ واوردہ الامام الشعرانی فی الیواقیت والجواھر۔[37]

۹۔ ابوالشیخ[38] ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((ان فی الجنۃ لنھرا[39] مایدخلہ جبرئیل دخلۃ فیخرج فینتفض الا

=اور فرماتے ہیں رعد وہ فرشتہ ہے جو بارش کو ڈانٹتا ہے جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ڈانٹتا ہے۔

(الادب المفرد للامام البخاری)

(ماخوذ از الحبائک من اخبار الملائک للسیوطی (مترجم)، ص ۳۳۵، پروگریسو بکس، لاہور)

(33) المواہب اللدنیہ، المقصد الخامس، ۳۷۷/۲

(34) اسے امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے۔

(35) رضا اکیدمی، بمبئی کے نسخے میں ہے ''ضیائے صبح کے مانند تھا'' (ص 7)

(36) فتوحات مکیہ لابن عربی، الباب الثالث عشر فی معرفۃ حملۃ العرش، جلد ۱، صفحہ ۲۰۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت ☆ الیواقیت والجواہر، جزء اول، مبحث تاسع عشر فی الکلام علی الکرسی....، ص ۱۹۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(37) اسے شیخ اکبر ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتوحاتِ مکیہ کے تیرہویں باب میں اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں ذکر کیا ہے۔

(38) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''اَلشیخ'' غلط لکھا ہے۔ (ص 7)

(39) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''انا فی الجنۃ'' غلط لکھا ہے۔ (ص 7)

خلق الله من کل قطرة تقطر منه ملکاً)) بے شک وشبہ جنت میں ایک نہر ہے کہ جب جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام (40) اس میں جا کر باہر آ کر پر (41) جھاڑتے ہیں

(40) تمام فرشتوں میں سے چار فرشتے مقرب تر ہیں، جن کو عالم کے بڑے بڑے امور اور ملک و ملکوت کے عظیم کام سپرد ہیں۔ جبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام۔

حضرت جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام عبداللہ ہے۔ (کتاب العظمة ،حدیث 382)

حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر ملی کہ جبرئیل علیہ السلام اہل آسمان کے پیشوا ہیں۔ (کتاب العظمة ،حدیث 359)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((جبریل له ستمائة جناح من لؤلؤقد نشرهامثل ریش الطراویس)) جبریل علیہ السلام کے لؤلؤ (موتی) کے چھ سو پر ہیں جن کو انہوں نے پھیلایا تھا جیسے مور اپنے پروں کو پھیلاتے ہیں۔

(کتاب العظمة ،حدیث نمبر 374)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ((ان فی السماء ملکین احدهما یامر بالشدة والآخر یامر باللین وکل مصیب جبریل ومیکائیل،ونبیان احدهما یامر باللین والآخر یامر بالشدة وکل مصیب وذکر ابراهیم ونوحاً،ولی صاحبان احدهما یامرباللین والآخر یامر بالشدة وکل مصیب وذکر ابـا بـکـر وعـمـر)) آسمان میں دوفرشتے ہیں جن میں سے ایک سختی کا معاملہ کرتا ہے دوسرا نرمی کا اور دونوں حق پر ہیں پہلے جبریل علیہ السلام ہیں اور دوسرے میکائیل علیہ السلام، دو نبی ہیں جن میں سے ایک نرمی کا معاملہ فرماتے ہیں، دوسرے سختی کا اور دونوں حق پر ہیں پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دوسرے حضرت نوح علیہ السلام ہیں، میرے بھی دو دوست ہیں ان میں سے ایک نرمی کا معاملہ کرتا ہے ،دوسرا سختی کا اور یہ دونوں بھی حق پر ہیں پہلے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور دوسرے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(مجمع الزوائد،۹/۵۱۔درمنثور ۱/۹۴)

جبریل علیہ السلام کے سپرد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں القائے علوم اور تبلیغِ وحی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((الا اخبرکم بافضل الملئکة جبریل)) کیا میں تمہیں سب فرشتوں سے افضل فرشتے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ افضل الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔

(مجمع الزوائد،۳/۱۴۰۔درمنثور ۱/۹۲۔کنزالعمال ۳۵۳/۴۳)(ماخوذ از الحبائك من اخبار الملائك)=

= شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ''اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ تمام فرشتوں میں افضل حضرت جبریل علیہ السلام ہیں''۔

(41) اللہ تعالی نے فرشتوں کے بازو اور پر بھی بنائے ہیں جن سے وہ فضائے آسمانی میں اڑ کر کائناتِ عالم میں فرامین ربانی کی تعمیل کرتے رہتے ہیں۔

فرشتوں کے بازوؤں اور پروں کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

﴿الحمد لله فاطر السمٰوٰت والارض جاعل الملٰئكة رسلا اولی اجنحة مثنٰی وثلٰث وربٰع ا یزید فی الخلق ما یشآء ا ان الله علی کل شیء قدیر o﴾

ترجمہ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا، فرشتوں کو رسول کرنے والا جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش میں جو چاہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(پ ۲۲،سورۃ الفاطر،آیت ۱)

فرشتوں کے وجود پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہے کہ فرشتوں کے بازو اور پر بھی ہیں کسی کے دو دو کسی کے تین تین کسی کے چار چار اور کسی کے اس سے بھی زیادہ۔

(ملخصا من عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۳۶۶، ۳۶۷، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

قرآن پاک نے فرشتوں کے بازوؤں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے لہذا اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے اور اعتقاد رکھنا واجب ہے۔ پروں کی صحیح تعداد کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اس سے یہ تاویل کی جا سکتی ہے کہ بازوؤں سے مراد قوائے ملکی ہیں جس طرح دوسرے احکام متشابہات قرآنی ہیں۔ اور عدد مذکورہ سے حصر مراد نہیں کہ چار چار بازوؤں سے زیادہ فرشتوں کو نہیں ملے، (کیونکہ) حدیث پاک میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شبِ معراج کو جبرائیل کے چھ سو پر دیکھے۔

(تکمیل الایمان (مترجم) ص 29 تا 33)

رہا یہ سوال کہ فرشتوں کے اتنے زیادہ پر کیونکر اور کس طرح ہیں؟ تو قرآن نے اس کا شافی اور مسکت جواب دے دیا ہے کہ ﴿ان الله علی کل شیء قدیر o﴾ اللہ تعالی کی قدررت کی کوئی حد نہیں ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لہٰذا وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہ فرشتوں کو بال و پر بھی عطا فرما سکتا ہے اور بلا شبہ عطا فرمائے بھی ہیں لہٰذا اس سلسلے میں بحث و مباحثہ اور سوال و جواب یہ سب گمراہی کے دروازے ہیں۔ ایمان کی خیریت اسی میں ہے کہ بغیر چون و چرا کے اس پر ایمان لائیں اور کیوں اور =

جتنی بوندیں ان کے پروں سے گرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر بوند سے[42] ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔[43]

حالانکہ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں کہ اگر ایک پر پھیلا دیں تو افق آسمان (آسمان کا کنارا) چھپ جائے۔

۱۰۔ ابن ابی حاتم وعقیلی و ابن مردویہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی[44] حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((فی السماء الرابعة نهر يقال له الحيوان يدخله جبريل[45] كل يوم فينغمس فيه انغماسة[46] منه يخرج فينتفض فيه انتفاضة[47] فيخرج عنه سبعون الف قطرة يخلق الله من كل قطرة ملكاً هم الذين يومرون ان ياتوا البيت المعمورفيصلوا[48] فيفعلون ثم يخرجون فلا يعودون اليه ابداً ويولى عليهم[49] احدهم ثم يؤمر ان يقف بهم في السماء موقفاً يسبّحون الله الى ان تقوم الساعة[50]))[51] چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے

= کیسے کے علم کو "اللہ اعلم" کہہ کر خدا کے سپرد کر دیں۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۳۶۷، مكتبة المدينه، باب المدينه کراچی)

(42) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "اللہ ہر بوند سے" (ص7)

(43) كتاب العظمة، ذكر خلق الملائكة و كثرة عددهم، رقم 319، ص119، دار الكتب العلميه، بيروت (ولفظه: مايدخله جبريل من دخله) ☆ فتاوى حديثيه، مطلب: بل خلقت الملائكة دفعة...، ص۸۵، قديمی کتب خانه، کراچی

(44) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی" (ص7)

(45) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "يدحله حبريل" غلط لکھا ہے۔ (ص8)

(46) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "فينعمس فيه انغماسة" غلط لکھا ہے۔ (ص7)

(47) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "فينتفض انتفاضة" (ص7)

(48) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ہے "ان ياتوا النبيت المعمورفيصوا" غلط لکھا ہے۔ (ص8)

(49) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "ولولى عليهم" غلط لکھا ہے۔ (ص7)

(50) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "لى ان تقوم الساعة" غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(51) در منثور، ۶/ ۱۱۷

جسے نہرِ حیات کہتے ہیں، جبریل علیہ الصلوۃ والسلام ہر روز اس میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ بناتا ہے[52] انہیں کو حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور[53] میں جا کر نماز پڑھیں، جب پڑھ کر نکلتے ہیں پھر کبھی اس میں نہیں جاتے، ان میں ایک کو ان پر افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انہیں ایک جگہ لے کر کھڑا ہو وہ قیامت تک وہاں تسبیح الٰہی کرتے ہیں۔ روی ابن المنذر[54] نحوہ بدون ذکر النہر من طریق صحیحہ عن ابی ھریرۃ[55] رضی اللہ تعالی عنہ لکن موقوفاً قالہ الامام الحافظ ابنِ حجر و معلوم ان الموقوف کالمرفوع۔[56]

اقول (میں کہتا ہوں) فصح الحدیث[57] وسقط ما نقل الفاسی عن الولی العراقی ان لم یثبت فی ذالک شیئ فقد اثبتہ الحافظ و ﴿**فوق کل ذی علم علیم**[58]﴾[59]

(52) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ہے "ایک ایک فرشتہ بناتا ہے" (ص8)

(53) بیت المعمور: خانہ کعبہ کے عین اوپر آسمانوں پر خانۂ خدا جہاں فرشتے کثیر تعداد میں طواف اور عبادت کرتے رہتے ہیں۔ (فیروز اللغات)

(54) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "وروی ابن المنذر" (ص9)

(55) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "بی ھریرۃ" غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(56) ترجمہ: ابن منذر نے اپنی صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی ایک حدیث "بغیر نہر کا ذکر کئے" روایت کی ہے، لیکن وہ روایت موقوف ہے یہ امام ابن حجر نے فرمایا ہے۔" اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ ایسی موقوف ہے جو مرفوع کے حکم میں ہے"۔

(57) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "صح الحدیث" (ص8)

(58) پ ۱۳، سورۃ یوسف، آیت ۷۶

(59) ترجمہ: پس حدیث صحیح ہے اور علامہ فاسی نے ولی عراقی سے جو نقل کیا وہ ساقط ہے، اگر اس بارے میں کوئی اور روایت ثابت نہ بھی ہو تو حافظ ابن حجر نے تو اسے برقرار رکھا ہے، اور ہر ذی علم کے اوپر علم والا ہے۔

۱۱۔ عطا ومقاتل وضحاک کی روایت میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے یوں آیا ((ان عن یمین العرش[60] نهرا من نور مثل السموت السبع[61] والارضین السبع والبحار السبع[62] یدخل فیه جبریل علیه السلام[63] کل سحر ویغتسل[64] فیه فیزداد[65] نورا الی نوره[66] وجمالاً الی جماله ثم ینتفض فیخلق الله تعالٰی من کل نقطة تقع من ریشه کذا کذاالف ملك یدخل منهم البیت السبعون الفاً ثم لایعودون الیه الی ان تقوم الساعة)) عرش کے دہنی طرف نور کی ایک نہر ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں[67] اور ساتوں سمندروں کے برابر،[68] اس میں ہر سحر جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور (اور) جمال پر جمال بڑھتا ہے، پھر پر جھاڑتے ہیں، جو چھینٹ گرتی ہے اللہ تعالٰی اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے جن میں[69] سے ستر ہزار بیت المعمور میں جاتے ہیں پھر قیامت تک اس میں داخل نہیں ہوتے۔[70] ذکرہ الامام فخر الدین الرازی فی تفسیرقوله تعالٰی

(60) ولفظ الکبیر ''علی یمین العرش''

(61) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''مثل السموت السیع'' غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(62) ولفظ الکبیر ''والبحار السبعة''

(63) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''جبریل علبه السلام'' غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(64) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''ویغبتسل'' غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(65) ولفظ الکبیر ''ویغتسل فیز داد''

(66) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''نورا الی لوره'' غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(67) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''نہر ہے ساتوں زمینوں'' (ص9)

(68) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ہے ''سمندروں کی برابر'' (ص9)

(69) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''فرشتے بناتا جن میں'' (ص9)

(70) تفسیر کبیر، تحت الآیة ویخلق مالا تعلمون، الجزء التاسع عشر، ج 7، ص 178، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور

﴿ويخلق ما لا تعلمون[71]﴾[72]

۱۲۔ ابوالشیخ (امام عبداللہ بن محمد بن جعفر (م 396ھ))، خطیب[73] وابن عساکر اور بیہقی کتاب الرویۃ میں بروایت علی ابن ابی ارطاۃ☆ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں[74] ((ان للہ[75] الملائکۃ ترعد فرائصھم[76] من مخافتہ[77] ما منھم من ملك يقطر من عينه دمعة الا وقعت ملكا قائما يسبح)) الحدیث۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوفِ الٰہی سے ان کا بند بند (جوڑ جوڑ) لرزتا ہے ان میں سے جس فرشتے کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے گرتے فرشتہ ہو جاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت جل جلالہ کی تسبیح کرتا ہے۔[78]

☆فی الفتاوی الحدیثیة للامام ابن حجر عد بن ارطاة[79]. ۱۲منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(71) پ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۸

(72) ترجمہ: اسے امام فخرالدین رازی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ويخلق ما لا تعلمون﴾ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

(73) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی اور رضا اکیڈمی، بمبئی دونوں کے نسخوں میں ''ابونعیم خطیم'' لکھا ہے جبکہ درست ''ابوالشیخ، خطیب'' ہے۔ انظر الفتاوی الحدیثیہ۔

(74) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں'' (ص9)

(75) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''ان اللہ'' غلط لکھا ہے۔ (ص9)

(76) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی اور رضا اکیڈمی، بمبئی دونوں کے نسخوں میں ''فرائقھم'' لکھا ہے جبکہ درست ''فرائصھم'' ہے۔ انظر الفتاوی الحدیثیہ۔

(77) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''من مخالفتہ'' غلط ہے۔ (ص9)

(78) فتاوی حدیثیہ، مطلب اول من خلق الله اربعة ...، ص۸۶، قدیمی کتب خانہ، کراچی ☆ کتاب العظمة، ذکر خلق جبریل علیہ السلام، رقم 517، ص184، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ تاریخ بغداد، ج ۱۲، ص ۳۰۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ ابن عساکر، ج ۴۰، ص ۲۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت ☆ شعب الایمان، ج ۱، ص ۵۲۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(79) ترجمہ: امام ابن حجر علیہ الرحمۃ کے فتاوی حدیثیہ میں (راوی) ابن ابی ارطاۃ مذکور نہیں۔ فتاوی حدیثیہ کی عبارت یہ ہے: "واخرج ابو الشيخ والبيهقي والخطيب وابن عساكر =

۱۳۔ ابوالشیخ کعب احبار سے اس کے قریب راوی کہ ((لاتقطر عین ملک منھم الا کانت ملکا یطیر من خشیۃ اللہ)) ان فرشتوں سے جس کی[80] آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے وہ (بوند) ایک فرشتہ ہوکر خوف خدا سے اڑ جاتی ہے۔[81]

۱۴۔ ابن بشکوال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور پُرنور افضل صلوات اللہ تعالی وتسلیماتہ علیہ وعلی آلہ[82] فرماتے ہیں ((من صلی علی تعظیما لحقی خلق اللہ عزوجل من ذالک القول ملکا لہ جناح بالمشرق وآخر بالمغرب یقول عزوجل لہ صل علی عبدی کما صلی علی نبیی[83] فھو یصلی علیہ الی یوم القیٰمۃ)) جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجی میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے۔[84] وذکرہ[85] ایضا ابناء سبع[86] و الفاکھانی۔[87]

=انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:ان للہ ملائکۃ ترعد فرائصھم من مخافتہ ما منھم ملک تقطر من عینہ دمعۃ الا وقعت ملکا قائما یسبح .....اھ"

(فتاوی حدیثیہ، مطلب اول من خلق اللہ اربعۃ...ص۸۶،قدیمی کتب خانہ، کراچی)

(80) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "ان فرشتوں کی جس کی" (ص10)

(81) کتاب العظمۃ، ذکر خلق الملائکۃ وکثرۃ عددھم، رقم 330، ص122، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ فتاوی حدیثیہ، مطلب اول من خلق اللہ اربعۃ...، ص۸۶، قدیمی کتب خانہ، کراچی

(82) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "صلوات اللہ تعالی وتسیمات علیہ وعلی آلہ" (ص10)

(83) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "کما صل علی بینی" غلط لکھا ہے۔ (ص10)

(84) القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلوۃ....، ص ۱۲۱، ۱۲۲، دار الکتاب العربی بیروت ولفظہ: ما من عبد یصلی علی صلاۃ تعظیما لحقی الا خلق اللہ من ذالک القول ملکا لہ جناح بالمشرق و جناح بالمغرب و یقول لہ صل علی عبدی کما صلی علی نبیی فھو یصلی علیہ الی یوم القیٰمۃ

(85) رضا اکیدمی، بمبئی کے نسخے میں ہے "ذکرہ" (ص11)

(86) رضا اکیدمی، بمبئی کے نسخے میں "ابنا سبع" لکھا ہے۔ (ص11)

(87) ترجمہ: اور اسے ابناء سبع اور فاکھانی نے بھی ذکر کیا ہے۔

خاتم المحققین سیدنا الوالد (مولانا نقی علی خان) قدس سرہ الماجد اپنی کتاب مستطاب ''الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح''[88] میں امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی[89] سے نقل فرماتے ہیں، حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے تعالی ہر قطرہ سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔[90] انتھی کلامه الشریف قدس سره اللطیف[91]

۱۵۔ مواہب شریف میں ہے۔((قد روی ان ثم ملائکۃ یسبحون فیخلق الله بکل تسبیحة ملکاً)) مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔[92]

۱۶۔ سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں ''نیک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند ہوتا ہے''[93] ذکرہ فی المبحث التاسع

(88) یہ کتاب قلمی تھی ۱۳۹۶ھ میں پہلی بار مکتبہ رضا بیسلپور ضلع پیلی بھیت یوپی سے شائع ہوئی جو ۴۳۸ صفحات پر مشتمل ہے ۱۲ (نعمانی) یہ کتاب پاکستان میں بھی متعدد مقامات سے طبع ہو چکی ہے ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر، کراچی، شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور اور زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ، لاہور نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔

(89) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''رحمۃ اللہ تعالی عنہ'' غلط لکھا ہے۔

(90) الکلام الاوضح، ص ۲۳۴، ۲۳۵، ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر، کراچی

☆ القول البدیع، الباب الثانی من ثواب الصلوۃ.....، ص ۱۲۲، دارالکتاب العربی بیروت

(91) ترجمہ: خاتم المحققین قدس سرہ اللطیف کا مبارک کلام ختم ہوا۔

(92) مواہب لدنیہ، ج ۲، ص ۳۷۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(93) الیواقیت والجواہر، جزء اول، مبحث تاسع عشر فی الکلام علی الکرسی.....، ص ۱۹۷، داراحیاء التراث العربی، بیروت

عشر[94] من الیواقیت۔[95]

ان کے نزدیک آیتِ کریمہ ﴿الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه﴾[96][97] کے یہ معنی ہیں۔

۱۷۔ امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل کہ "جو شخص سورۂ بقرہ[98] وآل عمران پڑھتا ہے اللہ عزّ وجلّ اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے کہ روزِ قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑیں گے۔[99] نقله الفاسی[100] فی مطالع المسرات۔[101]

ان کے نزدیک حدیث احمد ومسلم ((اقرؤا الزهراوین البقرة وآل عمران فانهما تاتیان[102] یوم القیٰمة کانهما غمامتان او غایتان او کانهما فرقان من الطیر صواف یحاجان[103] عن اصحابهما))[104][105] کے یہ معنی ہیں۔

(94) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی اور رضا اکیڈمی، بمبئی دونوں کے نسخوں میں "مبحث السابع عشر" لکھا ہے جبکہ مذکورہ کلام مبحث تاسع عشر میں ہے۔ اس لئے تصحیح کر دی ہے۔

(95) ترجمہ: اسے امام شعرانی نے یواقیت کی انیسویں مبحث میں ذکر کیا ہے۔

(96) ترجمۂ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔

(97) پ ۲۲، سورۃ فاطر، آیت ۱۰

(98) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "سورۂ بقر" (ص 11)

(99) التذکرۃ للقرطبی، ج ۱، ص ۳۰۴-۳۰۳، مکتبہ حقانیہ پشاور

(100) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "نقله عن الفاسی" غلط لکھا ہے۔ (ص 11)

(101) ترجمہ: علامہ فاسی نے اسے مطالع المسرات میں نقل فرمایا ہے۔

(102) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "فانهما یأتیان" غلط لکھا ہے۔ (ص 11)

(103) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "یحاجان" غلط لکھا ہے۔ (ص 11)

(104) ترجمہ: دونوں روشن تر سورتیں، بقرہ اور آل عمران پڑھو کہ وہ روزِ قیامت اس طرح آئیں گی گویا وہ دو بدلیاں، یا اوپر سے دو سایہ فگن چیزیں، یا صف بستہ پرندوں کے دو جھنڈ ہیں، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے لڑیں گی۔ (نعمانی) =

۱۸۔ امام عارف باللہ سیدی عبد الوھاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں۔''اقوی الملئکۃ واشدھم حیاء من کان مخلوقا من انفاس النساء''(106)یعنی آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں اوران میں قوی تر اور حیا میں زائد وہ ہوتے ہیں جو عورتوں کی سانس سے بنائے جاتے ہیں۔(107)

انفاسِ ناس (لوگوں کے سانس) سے فرشتے بننے کی تصریح فتوحات شریف میں بھی ہے۔

یہ اٹھارہ احادیث و اقوال ہیں جن میں آفرینشِ (پیدائش) ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے ان سے ثابت کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے ہرروز بے شمار بنتے ہیں جن کی گنتی ان کا بنانے والا ہی جانتا ہے۔(108)

=(105)مسند احمد، رقم ۲۳۰۱۴، ج۵، ص ۴۰۸، نشر السنۃ بوہڑ گیٹ، ملتان

☆صحیح مسلم، باب فضل استماع القرآن، ج ۱، ص ۲۷۰، قدیمی کتب خانہ، کراچی

(106) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں مذکورہ عربی متن موجود نہیں صرف ترجمہ ہے۔

(107) میزان الشریعۃ الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۰۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(108) خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الشریعۃ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''ان (فرشتوں) کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتائے سے اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' (بہارِشریعت، حصہ 1، ملائکہ کا بیان، عقیدہ (۵)، ص94، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۴۴۰ پر امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرشتوں کی تعداد کے بارے فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: آسمانوں میں چار انگل جگہ نہیں جہاں فرشتے نے سجدے میں پیشانی نہ رکھی ہو۔ (جامع ترمذی، کتاب الزھد، باب قول النبی ۔۔۔الخ، الحدیث ۲۳۱۹، ج ۴، ص ۱۴۱) فرمایئے کس قدر فرشتے ہیں؟ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ﴿ومایعلم جنود ربک الاھو ط﴾ اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (پ۲۹، سورۃ المدثر، آیت ۳۱) انتھی

حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں تمام عالم علوی وسفلی میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے معمور نہ ہوں اور ان کی حکمرانی نہ ہو۔ حدیث شریف میں آیا =

قلت اغرب القلشانی فزعم ان ملئکة الارض والحو مرکبة من الطباع الاربع واشار [109] ان لهم فی اجسامهم دما مسفوحا قال فی الیواقیت قال بعضهم ولعل مراده بهؤلاء الملئکة القانطین من السماء والارض نوع من الحن سماهم ملئکة اصطلاحا له اه،

قلت ومثله غراها عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان من الملئکة قربا یتوالدون یقال لهم الحن ومنهم ابلیس کما نقله فی ارشاد الساری وانت تعلم ان عقیدة اهل السنة [110] فی الملئکة تنزلهم عن الذکورة والانوثة فانی [111] التوالد واحسن محامله هو ما مر من تسمیة بعض الحن

= ہے کہ تمام مخلوقات کے دس حصے تصور کئے جائیں تو ان کے نو حصے صرف فرشتے ہیں۔
(تکمیل الایمان (مترجم) ص28)

الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۴۴۰ پر امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کیا گیا: حضور! کتنے فرشتوں پر ایمان لانا چاہئے؟

تو جواباً ارشاد فرمایا: جتنے فرشتے ہیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: ﴿کل آمن باللہ وملئکتہ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں کو۔ (پ۳، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸) کوئی تعداد مقرر نہ فرمائی۔ تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جس طرح ''وکتبہ'' فرمایا گیا۔ تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کتابوں میں چار کے نام معلوم ہیں اور ان کے سوا اور صحف نازل ہوئے (جن کی حتمی تعداد معلوم نہیں لہٰذا) یہی کہنا چاہئے کہ ہم تمام کتابوں پر ایمان لائے۔ اسی طرح فرمایا ''ورسلہ'' یہاں بھی تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح جتنے ملائکہ ہیں سب پر ایمان لانا لازم ہے۔ (کوئی تعداد معین کرنا درست نہیں)

(تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ ۲۸۵، ج ۳، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹، ملخصاً)

(109) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''واشار'' نہیں لکھا۔

(110) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''ان عقیدہ اھل السنۃ'' (ص12)

(111) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''عن الذکورہ والانوثۃ فان'' غلط لکھا ہے۔ (ص12)

ملکا، و اللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں: قلشانی نے یہاں ایک عجیب بات کہی ہے، پس انہوں نے گمان کیا ہے کہ زمین اور ہوا کے فرشتے طباع اربعہ (آگ، پانی، ہوا اور مٹی) سے مرکب ہیں اور انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ملائکہ کے جسموں میں بہنے والا خون ہوتا ہے۔ امام شعرانی نے یواقیت میں فرمایا کہ بعض علماء نے اس بارے میں فرمایا: اور شاید زمین و آسمان میں رہنے والے ملائکہ سے ان کی مراد جنوں کی ایک خاص نوع ہو کہ جس کا نام انھوں اپنی اصطلاح کے طور پر ملائکہ رکھا ہے اھ میں کہتا ہوں کہ اسی طرح کی ایک عجیب و غریب روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک ملائکہ میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے انہیں جن کہا جاتا ہے اور انہیں میں سے ابلیس ہے جیسا کہ علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں نقل کیا ہے اور تم جانتے ہو کہ ملائکہ کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ تذکیر و تانیث سے پاک ہیں۔[112] تو توالد کیسے ہوگا؟ اور اس روایت کے محامل میں سے بہترین محمل وہ ہے جو ابھی گزرا کہ بعض جنات کا نام (اپنی اصطلاح کے طور پر) ملک رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ (مترجم)

رہا ان کی موت کا حال، امام ولی الدین عراقی سے اسئلۂ مکیہ میں اس باب میں سوال ہوا، جواب فرمایا:

(112) منح الروض الازہر میں ہے "وملائکتہ "منزهون عن صفة الذكورية ونعت الانوثية کہ فرشتے مذکر و مؤنث ہونے سے پاک ہیں۔ (منح الروض الازہر، صفحہ ۱۲، باب المدینہ کراچی)

اور شرح العقائد النسفیہ میں ہے "ولا یوصفون بذكورة ولا انوثة" یعنی فرشتے تذکیر و تانیث سے موصوف نہیں ہوتے۔

(شرح العقائد النسفیہ، مبحث الملائکۃ عباد اللہ، ص ۳۰۷، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

اور بہار شریعت حصہ 1 میں ہے "فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت"

(بہار شریعت، جلد ۱، حصہ ۱، ص ۹۳، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

لم یثبت فی ذالك شیئ ولا یجوز الھجوم علیه بمجرد الاحتمال ولا مجال للنظر فیه ولا دخل للقیاس ۔اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوااور محض احتمال سے اس پر جرأت روانہیں نہ نظر کی یہاں گنجائش نہ قیاس کا دخل۔

نقله العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔[113]

بلکہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انھیں مثلِ ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے کہ ارواح کو کبھی موت نہیں۔

فتوحات شریف کے باب ۵۱۸ میں فرمایا۔

انه لیس للملئکة آخرة ھو ذالك انھم لا یموتون فیبعثون[114] وانما ھو صعق وافاقة کالنوم والافاقة منه عندنا ذالك حال لا یزال علیه الممکن فی التجلی الاجمالی دنیا وآخرة الخ نقله فی الیواقیت والجواھر۔[115][116]

اقول شاید یہ مسئلہ تجسم وتجردِ ملائکہ پر مبنی ہو جو انھیں نفوسِ مجردہ مانتے ہیں۔ جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ ان کے طور پر ملائکہ کے لئے موت نہ ہونی چاہئے کہ روح کبھی نہیں مرتی موت جسم کے لئے ہے یعنی روح کا اس سے جدا ہو

(113) ترجمہ: علامہ فاسی نے اسے مطالع المسرات میں نقل کیا ہے۔

(114) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''لایموتون تیبعثون'' غلط لکھا ہے۔(ص13)

(115) ترجمہ: بے شک فرشتوں کے لئے آخرت نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مرتے نہیں کہ پھر اٹھائے جائیں بے شک ان پر غشی طاری ہونا اور اس سے افاقہ ہے جیسا کہ نیند اور اس سے افاقہ ہے ہمارے نزدیک یہ ایسا حال ہے کہ ممکن الوجود تجلی اجمالی میں دنیا وآخرت میں ہمیشہ اسی حال پر رہتا ہے الخ اسے الیواقیت والجواھر میں نقل کیا ہے۔

(116) الیواقیت والجواھر، جزء ثانی، باب تاسع والثلثون فی بیان صفة الملائکة، ص ۴۰۰، دار احیاء التراث العربی

جانا ☆ اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوسِ شریفہ متعلق ہیں جیسا جمہور اہلسنت کا مسلک ہے اور صدہا طور پر نصوص اسی طرف ناظر، ان کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں اور یہی ظاہر مفادِ آیت۔ اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد، تو یہی صحیح ومعتمد ہے۔

☆فی الفتاوی الحدیثیه للامام ابن حجر فی مسئلة ان الموت وجودی او عدمی، الموت مفارقة الروح الجسد اه [117] وفی شرح الصدور للمولی السیوطی رحمه الله تعالی قال العلماء الموت لیس بعدم محض ولا فناء صرف وانما هو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقة وحیلولة بینهما وتبدل حال وانتقال من دار الی دار الخ [118] [119] ۱۲منہ (رضی الله تعالیٰ عنه)

ترجمہ: مسئلہ موت کے وجودی اور عدمی ہونے کے بارے میں علامہ ابن حجر کے فتاویٰ حدیثیہ میں ہے کہ موت جسم اور روح کا جدا ہو جانا ہے اور مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح الصدور میں ہے ''علما فرماتے ہیں کہ موت بالکل معدوم ہو جانا اور فنا ہو جانا نہیں ہے موت تو روح کا بدن سے تعلق ٹوٹ جانا ہے اور جدائی ہے اور جسم اور روح کے درمیان کسی شے کا حائل ہو جانا ہے اور حالت کا تبدیل ہونا ہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونا ہے۔ [120] (مترجم)

(117) فتاوی حدیثیه، مطلب ان الموت...، ص۱۶۵، قدیمی کتب خانه، کراچی

(118) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں عبارت '' انما هو انقطاع '' ہے اور شرح الصدور میں بھی ایسے ہی ہے اسی لئے متن میں اسے اختیار کیا ہے جبکہ رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''انما انقطاع'' لکھا ہے لفظ ''هو'' مذکور نہیں۔

(119) شرح الصدور، باب فضل الموت، ص۱۹، دار الفکر، بیروت

(120) الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۱ میں امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''موت وحیات دونوں وجودی ہیں۔ قرآن عظیم فرماتا ہے ﴿خلق الموت والحیٰوة لیبلوکم ایکم احسن عملا﴾ اس نے موت وحیات کو پیدا کیا تا کہ دیکھے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ (پ۲۹، ملک/۲)

موت ایک مینڈھے کی شکل ہے عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبضہ میں، جسکے پاس سے وہ ہو کر نکلتی ہے وہ مرجاتا ہے اور حیات ایک گھوڑی کی شکل پر ہے جبریل کی سواری میں، جس بے =

وقال ﴿ کل نفس ذائقة الموت[121] ﴾ ہر جان موت کا مزہ چکھے گی۔[122]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما[123] سے مروی جب آیۂ کریمہ[124] ﴿ کل من علیھا فان o ﴾[125] نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیۂ کریمہ ﴿ کل نفس ذائقة الموت[126] ﴾[127] نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے۔[128] ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب۔[129]

ابن جریر انھیں سے راوی قال وکل ملک الموت بقبض ارواح المؤمنین[130] والملئکة ، الحدیث۔ یعنی ملک الموت[131] مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔[132]

=جان کے پاس سے ہو کر نکلتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر، الملک، تحت الآیۃ ۲، ج ا، ص ۵۷۹)

(121) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''ذائقه الموت'' غلط لکھا گیا ہے۔ (ص 14)

(122) پ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۸۵

(123) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''رضی اللہ عنہما'' لکھا ہے۔ (ص 14)

(124) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں آیۂ کریمہ کی بجائے صرف کریمہ لکھا ہے۔ (ص 14)

(125) پ ۲۷، سورۃ الرحمن، آیت ۲۶

(126) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''ذائقه الموت'' غلط لکھا گیا ہے۔ (ص 15)

(127) پ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۸۵

(128) التفسیر الکبیر، تحت الآیۃ ﴿کل نفس ذائقة الموت﴾، الجزء التاسع، ج 3، ص 452، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور

(129) ترجمہ: امام رازی نے اسے مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) میں ذکر کیا ہے۔

(130) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''ارواح لمومنین'' غلط لکھا ہے۔ (ص 14)

(131) ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کو کہا جاتا ہے اور آپ قبض ارواح پر مقرر ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ﴿قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم ﴾ (پ ۲۱، سورۃ السجدۃ، آیت ۱۱) ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ تمھیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ اس کے تحت خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں =

نیز ابن جریر، ابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ((أخرهم موتا ملك الموت)) فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔[133]

بیہقی و فریابی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے[134] ایک حدیث میں تفصیلاً ان کی کیفیتِ موت روایت کی، کہ جب سب فنا ہوں گے جبریل و میکائیل[135] و ملک الموت باقی رہیں گے[136] رب تبارک

= اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہے اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لئے دنیا مثل کف دست کر دی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔

(خزائن العرفان، ص ۷۴۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

(132) فتاوی حدیثیہ، مطلب علی انا نری الجن...، ص ۱۰۱، قدیمی کتب خانہ، کراچی

(133) روح البیان، سورۃ زمر، تحت الآیۃ ﴿ونفخ فی الصور .....﴾ ج8، ص153، دار الکتب العلمیہ، بیروت ☆ جامع البیان عن تاویل آی القرآن (تفسیر ابن جریر طبری)، الجزء الرابع والعشرون، سورۃ زمر، تحت الآیۃ ﴿ونفخ فی الصور.....﴾ ج12، ص30، دار الفکر، بیروت (بغیر لفظہ)

(134) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے'' غلط لکھا گیا ہے۔

(135) اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ﴿من كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل وميكل فان الله عدو للكفرين﴾ ترجمہ کنز الایمان: جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔ (پ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۹۸)

حضرت میکائیل علیہ السلام چار مقرب ترین فرشتوں میں سے ہیں اور ان کا نام عبید اللہ ہے۔

آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آسمانی وزیر ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے چار وزراء سے میری تائید اور مدد فرمائی ہے۔ دو آسمان والوں سے ہیں یعنی جبرائیل اور میکائیل (علیہما السلام) اور دو زمین والوں میں سے ہیں یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' (مجمع الزوائد، ۹/۵۱۔ در منثور ۱/۹۴)

حضرت جبریل علیہ السلام اہل آسمان کے مؤذن ہیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان کے =

وتعالیٰ کہ دانا تر ہے ارشاد فرمائے گا اے ملک الموت اب کون باقی ہے، عرض کریں گے بقی وجهك الباقي الدائم وعبدك جبريل وميكائيل وملك الموت باقی ہے تیرا وجہِ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبریل و میکائیل و ملک الموت۔

حکم ہوگا تغرف نفس میکائیل میکائیل کی روح قبض کر۔ وہ عظیم پہاڑ کی طرح گریں گے،(137) پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون باقی ہے، عرض کریں گے، وجهك الباقي الكريم وعبدك(138) جبريل وملك الموت، تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبریل و ملک الموت، فرمائے گا تغرف نفس جبريل، جبریل کی روح قبض کر وہ اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے وجهك الكريم وعبدك ملك الموت(139) وهو ميت، تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا، فرمائے گا: مت، مرجا، وہ بھی مرجائیں گے، پھر فرمائے گا ابتدا میں میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا کہاں ہیں سلاطین مغرور جو ملک کا دعویٰ کرتے تھے، کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا، لله الواحد القهار آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔(140) ملفق منهما وعند الفريابي ان آخرهم موتا

=امام ہیں بیت المعمور کے پاس ان کی امامت کراتے ہیں۔

(الحبائک من اخبار الملائک للسیوطی (مترجم) ص ۲۲۴)

حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد تمام مخلوق کے رزق کی تعیین ہے۔ (تکمیل الایمان (مترجم) صفحہ 21،20)

(136) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "باقی باقی رہیں گے" غلط لکھا ہے۔ (ص15)

(137) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "گریں گے" غلط لکھا ہے۔ (ص16)

(138) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "الكريم عبدك" لکھا ہے۔ (ص15)

(139) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "وعبدك الموت" غلط لکھا ہے۔ (ص15)

(140) تفسیر درمنثور، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ ونفخ فی الصور...، ج 7، ص 216، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(141) جبریل و اللہ تعالیٰ اعلم۔

ثمّ اقول اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روزِ قیامت زندہ رہنا معلوم ہی ہوا، اور حدیث نمبر ۶ میں سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے گذرا کہ یہ بے شمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملائکہ کے ساتھ اڑتے پھریں گے۔ (142) اور حدیث نمبر ۱۰ میں گذرا کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں قیامت تک تسبیح الٰہی کریں گے۔ حدیث نمبر ۱۴ میں گذرا وہ فرشتہ قیامت تک مصلی (143) (درود خواں) پر درود بھیجتا ہے۔

روایتِ سخاوی میں گذرا اس کے پر کے قطروں سے جو فرشتے بنتے ہیں قیامت تک مصلی (144) (درود خواں) کے لئے استغفار کریں گے ہر مسلمان کے ساتھ جو کراماً کاتبین (145) ہیں ان کے لئے حدیث میں آیا (کہ) مرگِ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے

(141) ترجمہ: (یہ جو مذکور ہوا) بیہقی اور فریابی کی روایت کو ملا کر ذکر کیا گیا ہے اور فریابی کی روایت میں ہے کہ سب سے آخر میں حضرت جبریل علیہ السلام کو موت آئے گی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

(142) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں '' اڑتے پھیریں گے '' غلط لکھا ہے۔

(143) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں '' مصلی '' غلط لکھا ہے۔ (ص 15)

(144) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ہے '' قیامت مصلی '' (ص 16)

(145) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے ﴿وان علیکم لحفظین ٥ کراماً کاتبین ٥﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔ (پ ۳۰، سورۃ الانفطار، آیت ۱۰، ۱۱) اور فرماتا ہے ﴿اذ یتلقی المتلقین عن الیمین وعن الشمال قعید ٥ ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید ٥﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور جب اس سے لیتے ہیں وہ لینے والے ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (پ ۲۶، سورۃ ق، آیت ۱۷، ۱۸) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''الحبائک فی اخبار الملائک'' میں کراماً کاتبین کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہیں ان میں سے ایک انسان کے داہنے رہتا ہے جو نیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک اس کے بائیں جو برائیاں لکھتا ہے۔ ملتقطاً

ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دن اور رات کے فرشتے جدا جدا ہیں انسان کے ساتھ =

اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں حکم ہوتا ہے [146] میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں عرض کرتے (ہیں) تو ہمیں حکم ہو کہ زمین میں رہیں فرمان ہوتا ہے میری زمین مخلوق سے بھری ہے کہ میری تسبیح کرتے ہیں'' ولکن قوما علی قبر عبدی فسبحانی وھللانی وکبرانی الیٰ یوم القیٰمة واکتباه لعبدی [147] '' مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح وتہلیل وتکبیر کرو اور اس کا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔ [148] اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید الخدری والبیهقی فی البعث وابن ابی الدنیا عن انس بن مالك رضی الله

=پانچ فرشتے مقرر کئے گئے ہیں دو فرشتے رات کے اور دو دن کے جو روزانہ آتے جاتے ہیں اور پانچواں فرشتہ اس سے نہ تو رات کو جدا ہوتا ہے اور نہ دن کو۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی سورۂ ق کی مذکورہ آیۂ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: وہ فرشتے انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں، پھر فرماتے ہیں کہ (یہ فرشتے ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتے ہیں کسی وقت اس سے جدا نہیں ہوتے) خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے مزید آگے فرماتے ہیں کہ فرشتے انسان کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر وثواب یا گرفت وعذاب ہو امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو دہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کر لے۔ (خزائن العرفان، ص ۹۳۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((اذا تاب العبد انسی الله الحفظة ذنوبه)) جب کوئی بندہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے۔

(146) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں لفظ ''ہے'' نہیں لکھا ہوا۔

(147) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''بعبدی'' لکھا ہوا ہے۔ (ص 16)

(148) شعب الایمان، ج ۷، ص ۱۸۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت

☆ حلیۃ الاولیاء، باب مسعر بن کدام، رقم 10587، جزء 7، ص 297، دار الکتب العلمیہ، بیروت

تعالیٰ عنہما۔ (149)(150)

یونہی (151) اور احادیث بھی ہیں ان حدیثوں سے بے شمار ملائکہ کا قیامت تک زندہ رہنا ثابت اور اصلاً کسی حدیث میں نہ آیا کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوئی ہو بلکہ روایتِ مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزولِ آیۂ کریمہ ﴿ کل نفس ذائقة الموت ﴾ (152) تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے کہ ہمیں بھی موت ہوگی۔ لہٰذا ظاہر یہی ہے کہ ملائکہ کے لئے قیامت سے پہلے موت نہیں بلکہ جویبر (153) نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انسان وجن وحیوانات کی موت بیان کر کے فرمایا ''والملئکة یموتون فی الصعقة الاولیٰ وان ملك الموت یقبض ارواحهم ثم یموت'' فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائے گا ملک الموت ان کی روح قبض کریں گے پھر وہ خود بھی مرجائیں گے۔

یہ حدیث مقصود میں نص تھی لولا ما فی جویبر من ضعف قوی ولا جویبر واللہ تعالیٰ اعلم۔ (154)

تکمیل بعد ختم اس تحریر کے فتاویٰ حدیثیہ امام علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی (155) میں ایک فتویٰ متعلق بملائکہ دوسرا متعلق بحورِ عین نظرِ فقیر سے گذرا، امام نے

---

(149) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''رضی اللہ عنہما'' لکھا ہوا ہے۔ (ص16)

(150) ترجمہ: ابونعیم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی نے بعث میں اور ابن ابی الدنیا نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس روایت کی تخریج کی ہے۔

(151) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''یونہی'' کی بجائے ''ہیں'' لکھا ہے۔ (ص16)

(152) پ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۸۵

(153) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''جویبر'' کی بجائے ''جویبر'' لکھا ہے۔ (ص16)

(154) ترجمہ: اگر جویبر میں شدید ضعف نہ ہوتا اور حال یہ ہے کہ اس ضعف کو ختم کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

(155) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''قدس سرہ المکی'' ہے۔ (ص17)

اس میں موتِ ملائکہ پر اجماع نقل فرمایا حیث قال ''اما الملئکة فیموتون بالنصوص والاجماع ویتولی قبض ارواحهم ملك الموت و یموت ملك الموت بلا ملك الموت۔[156][157] اوران کے کلام کا بھی ظاہر یہی ہے کہ موتِ ملائکہ نفخ صور سے ہوگی سوا حاملانِ عرش وچار مقرب (فرشتوں) کے، کہ یہ اس کے بعد وفات پائیں گے۔حیث قال فی الفتویٰ المتعلقة بالملئکة[158] بالنفخ فی الصور یموتون الا حملة العرش و جبریل و اسرافیل و میکائیل و ملك الموت، ثم یموتون اثر ذالك۔[159][160]

(156) ترجمہ: اس طور پر کہ انہوں نے فرمایا:''فرشتوں کو موت آنے گی یہ نصوص اوراجماع سے ثابت ہے اوران کی روحوں کو قبض کرنا ملک الموت کے سپرد ہے اور ملک الموت (یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام) کی موت بغیر ملک الموت کے ہوگی''

(157) فتاوی حدیثیه، مطلب هل تموت الحور....، ص ۲۱۹، قدیمی کتب خانه، کراچی

(158) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''المتعلقه بالملائكة'' غلط لکھا ہے۔(ص 17)

(159) ترجمہ اس طور پر کہ انہوں نے ملائکہ کے متعلق ایک فتویٰ میں فرمایا کہ عرش اٹھانے والے فرشتوں، جبریل، اسرافیل☆، میکائیل اور ملک الموت کے سوا باقی فرشتے صور پھونکے جانے کے وقت مرجائیں گے پھر اس کے بعد یہ بھی مرجائیں گے۔

(160) فتاوی حدیثیه، مطلب من رأی الملك منفردا...، ص ۹۱، قدیمی کتب خانه، کراچی

☆ اسرافیل علیہ السلام: آپ مقرب فرشتوں میں سے ہیں اور آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: ((اسم جبریل عبد الله واسم میکائیل عبید الله واسم اسرافیل عبد الرحمن)) یعنی حضرت جبریل کا نام عبداللہ، حضرت میکائیل کا نام عبیداللہ، اور حضرت اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

(ماخوذ از الحبائک من اخبار الملائک (مترجم) ص 227، پروگریسو بکس، لاہور)

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ صور کا پھونکنا ہے یہ صور پہلی بار عالم کی ہلاکت کے لئے پھونکا جائے گا اور دوسری بار اس کے پھونکنے سے مردے قبروں سے اٹھیں گے اور میدان محشر میں حاضر ہونگے۔

(تکمیل الایمان (مترجم) ص ۳۹، مکتبہ نبویہ)

حضرت اسرافیل صور پھونکنے کے لئے تیار کھڑے ہیں: =

اور دربارۂ آفرینش [161] بھی اسی کا استظہار فرمایا کہ ملائکہ ایک ہی دفعہ نہ بنے بلکہ ان کی پیدائش بدفعات ہے حیث قال ظاہر السنة ان الملئكة لم يخلقوا دفعة واحدة۔ [162] [163] [164]

پھر احادیث ما نحن فیه [165] کے متعلق صرف سات ذکر فرمائیں جن میں پانچ تو وہی [166] نمبر ۲، ۳، ۹، ۱۲، ۱۳ ہیں کہ مذکور ہوئیں دو تازہ ہیں کہ فیضِ امام سے ان اٹھارہ میں ملا کر بیس کا عدد [167] کامل کیجئے و لله الحمد۔ [168]

= حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((كيف انعم وصاحب الصور قد التقم القرن وحق جبهته واصغى سمعه ينتظر متى يومر به فينفخ قالوا فما نقول يا رسول الله ؟ قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا))
ترجمہ: میں کس طرح آسودہ حال ہو جاؤں کہ صور والے نے سینگ اپنے منہ میں لیا ہوا ہے اور اپنے ماتھے پہ بل ڈال دیا ہے اور اپنے کان متوجہ کر دیئے ہیں اور انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے حکم دیا جاتا ہے تا کہ وہ پھونک مارے۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پھر ہم کیا کہیں؟ فرمایا تم کہو: ہمیں اللہ کافی ہے وہی بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ پر توکل کیا۔
(ماخوذ از الحبائک من اخبار الملائک (مترجم)، ص 232، پروگریسو بکس، لاہور)

(161) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "دوبارہ آفرینش" (ص 17)
(162) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں لفظ "یخلقوادفعة وحدة" غلط لکھا ہے۔ (ص 18)
(163) ترجمہ: اس طور پر کہ انہوں نے کہا کہ احادیث سے یہی ظاہر ہے کہ فرشتے ایک ہی دفعہ میں پیدا نہیں کئے گئے۔
(164) فتاوی حدیثیہ، مطلب هل خلقت الملائكة دفعة...، ص ۸۵، قدیمی کتب خانہ، کراچی
(165) جس میں ہم ہیں، یعنی فرشتوں کی پیدائش کا مسئلہ جو زیر بحث ہے اس کے متعلق (نعمانی)
(166) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "تو وہی" کی بجائے "تو دی" لکھا ہے۔ (ص 18)
(167) رضا اکیڈمی، بمبئی اور مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی دونوں کے نسخوں میں "عدد" کی جگہ "وعدہ" لکھا ہے عبد المبین نعمانی صاحب نے اس پر لکھا ہے کہ "غالباً یہ عدد ہے اس لئے کہ وعدہ صفحات سابقہ میں کہیں نہیں، شاید کاتب کی مہربانی ہے۔" اس لئے ہم نے تصحیح کر دی ہے۔
(168) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں "والله الحمد" غلط لکھا ہے۔ (ص 19)

۱۹۔ ابوالشیخ وہب بن منبہ سے راوی قال ((ان للہ نہرا[169] فی الھواء یسع[170] الارضین کلھا سبع مرات فینزل علی ذالک النھر ملک من السماء فیملؤہ ویسد مابین اطرافہ ثم یغتسل منہ فاذا خرج منہ قطرمنہ قطرات من نور فیخلق اللہ من کل قطرۃ منھا ملکا یسبح للہ بجمیع تسبیح الخلائق کلھم)) اللہ تعالیٰ کے لئے ہوا میں ایک نہر ہے کہ سب زمینیں مل کر سات دفعہ اس میں سما جائیں اس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے کہ اپنی جسامت سے اسے بھر دیتا ہے[171] اور اس کے کنارے بند کر دیتا ہے[172] پھر اس میں نہاتا ہے جب باہر آتا ہے اس سے نور کی بوندیں[173] ٹپکتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوقات کی تسبیح سے اس کی تسبیح کرتا ہے۔[174]

۲۰۔ وہی علاء بن ہارون سے راوی ((قال لجبریل کل یوم انغماس[175] فی الکوثر ثم ینتفض فکل قطرۃ یخلق منھا ملک)) جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز کوثر میں ایک ڈبکی لگا کر پر جھاڑتے ہیں ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔[176]

(169) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''ان اللہ نہرا'' اور مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی دونوں کے نسخے میں ''اللہ نہرا'' لکھا ہے یہ دونوں عبارتیں غلط ہیں درست عبارت متن میں مذکور ہے ''ان للہ نہرا''۔

(170) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''یسع'' کی بجائے ''یسمع'' لکھا ہے۔(ص19)

(171) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں لفظ ''ہے'' مرقوم نہیں ہے۔(ص19)

(172) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے ''اس کے سب کنارے بند کر دیتا ہے'' (ص18)

(173) رضا اکیڈمی، بمبئی کے نسخے میں ''بوندیں'' کی بجائے ''بوند'' لکھا ہے۔(ص19)

(174) فتاوی حدیثیہ، مطلب ھل خلقت الملائکۃ دفعۃ...، ص۸۵، قدیمی کتب خانہ، کراچی

☆ کتاب العظمۃ، ذکر خلق الملائکۃ و کثرۃ عددھم، رقم 320، ص119، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(175) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ''یوم نغماس'' غلط لکھا ہے۔(ص18)

(176) فتاوی حدیثیہ، مطلب ھل خلقت الملائکۃ دفعۃ...، ص۸۵، قدیمی کتب خانہ، کراچی

☆ کتاب العظمۃ، ذکر خلق الملائکۃ و کثرۃ عددھم، رقم 331، ص122، دار الکتب العلمیہ، بیروت

اس کے بعد بحمد اللہ تعالیٰ[177] ایک اور حدیث یاد آئی۔

۲۱ - ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں امام جعفر صادق (سے) وہ اپنے والد ماجد وہ اپنے جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ((مادخل رجل علی مومن سرورا الا خلق الله عزوجل من ذالك السرور ملكاً[178] يعبد الله عزوجل ويوحده فاذا صار العبد فی قبره اتاه ذالك السرور)) الحدیث۔[179] جو کسی مسلمان کو خوش کرے اللہ تعالیٰ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اللہ عزوجل کی عبادت وتوحید کرتا رہے جب وہ بندہ قبر میں جائے یہ فرشتہ اس کے پاس آکر کہے مجھے پہچانتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی آج میں وحشت (گھبراہٹ) میں تیرا دل بہلاؤں گا اور تیری حجت (دلیل) تجھے سکھاؤں گا اور قول ایمان پر تجھے ثابت کروں گا اور قیامت کے ہر مشہد (حاضر ہونے کی جگہ) میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اللہ عزوجل کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مکان تجھے دکھاؤں گا۔

غرض بڑی عظمت والا ہے بادشاہ عرشِ عظیم کا، رب ملک وروحِ کریم کا، سب خلق سے چن لینے والا محمد رسول اللہ رؤوف ورحیم کا، صلى الله تعالىٰ عليه وعلى آله[180] وصحبه وبارك وكرم، والله سبحنه وتعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔ فقط

(177) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں لفظ "تعالیٰ" مرقوم نہیں ہے۔ (ص18)

(178) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں "ملکٌ" غلط لکھا ہے۔ (ص19)

(179) موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، رقم ۱۱۵، المكتبة العصرية، بیروت 214/4 ☆ موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، اصطناع المعروف، الباب الثامن: الرافة فی المعسر، رقم 20، المكتبة العصرية، بیروت 545/8

(180) مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی کے نسخے میں ہے "عليه وآله" (ص19)